۱۴۔ قلعہ فتح ہوا مگر شیر مارا گیا

ماں صاحب کی خواہش : شیواجی مہاراج نے جے سنگھ کو جو ۲۳ قلعے دیے تھے وہ ابھی مغلوں کے قبضے میں تھے۔ کونڈانا کا قلعہ ان میں سے ایک تھا۔ جیجاماتا ایک دن شیواجی مہاراج سے بولیں، ''شیوبا! کونڈانا جیسا مضبوط قلعہ مغلوں کے قبضے میں رہے، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اسے واپس لے۔'' پونہ کے قریب کا کونڈانا قلعہ سوراج میں شامل ہو اس کے لیے شیواجی مہاراج بے چین رہتے تھے۔ کونڈانا پر مغلوں کا قبضہ جیجاماتا اور شیواجی مہاراج کے دل میں کھٹکتا رہتا تھا۔ شیواجی مہاراج نے کونڈانا کا قلعہ حاصل کرنے کا ارادہ کیا، لیکن اس کا فتح کرنا بہت مشکل تھا۔ شیواجی مہاراج غور وخوض کرنے لگے کہ اس کام کے لیے کسے چنا جائے۔ قلعہ کونڈانا کو سر کرنا انتہائی مشکل کام تھا۔

تاناجی مالوسرے : تاناجی مالوسرے ابتدا ہی سے شیواجی مہاراج کے رفیقِ کار تھے۔ وہ کوکن میں مہاڑ کے قریب اُمرٹھے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ وہ شیواجی کے کسی بھی کام کے لیے ہمیشہ مستعد اور تیار رہتے تھے۔ وہ بڑے باہمّت اور قوی بدن کے مالک تھے۔ ان میں طاقت بھی تھی اور عقل بھی۔ وہ شیواجی مہاراج سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔

پہلے کونڈانا کی شادی : تاناجی اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی کی تیاری میں مصروف تھے۔ تاناجی کے گھر رائبا کی

تاناجی کا عہد

شادی کی تیاریاں زوروں پر تھیں۔ شادی کو صرف چار دن رہ گئے تھے۔ تاناجی شیواجی مہاراج اور جیجاماتا کو شادی میں مدعو کرنا چاہتے تھے۔ وہ شیلار ماما کو ساتھ لے کر شیواجی مہاراج کو شادی کی دعوت دینے کے لیے پہنچے۔ شیلار ماما نے شیواجی مہاراج کو شادی کی دعوت دی۔ شیواجی مہاراج نے کہا، ''شیلار ماما! آپ رائبا کی شادی کر ڈالیے، ہم اس شادی میں شریک نہیں ہوسکیں گے کیونکہ ہم بذاتِ خود کونڈانا کی مہم پر جارہے ہیں۔''
یہ سنتے ہی تاناجی نے کہا، ''مہاراج! تاناجی کے جیتے جی اس جاں جوکھوں کی مہم پر آپ جائیں گے؟ پھر میں کس مرض کی دوا ہوں، یہ نہیں ہوسکتا۔ پہلے کونڈانا کی شادی ہوگی پھر رائبا کی۔ کونڈانا کی مہم پر میں ہی جاؤں گا۔ مجھے آشیرواد دیں۔''

تاناجی کا منصوبہ : تاناجی کونڈانا پر حملہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔ قلعہ کونڈانا پر جے سنگھ کے مقرر کیے ہوئے راجپوت قلعہ دار اودے بھان تھے۔ وہ بہت سخت گیر تھے۔ قلعے کے دو دروازے تھے۔ دونوں دروازوں پر اودے بھان نے بڑا سخت انتظام کر رکھا تھا۔ قلعے میں جانا ممکن نہیں تھا۔ تاناجی نے قلعے کے اطراف گھوم کر دیکھا۔

مغربی جانب کافی اونچی چٹان تھی۔ اس طرف پہرہ نہیں تھا۔ تاناجی نے اس چٹان پر چڑھ کر قلعے میں جانے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا، ''سوریا جی! تم پانچ سو ساتھیوں کو ساتھ لے

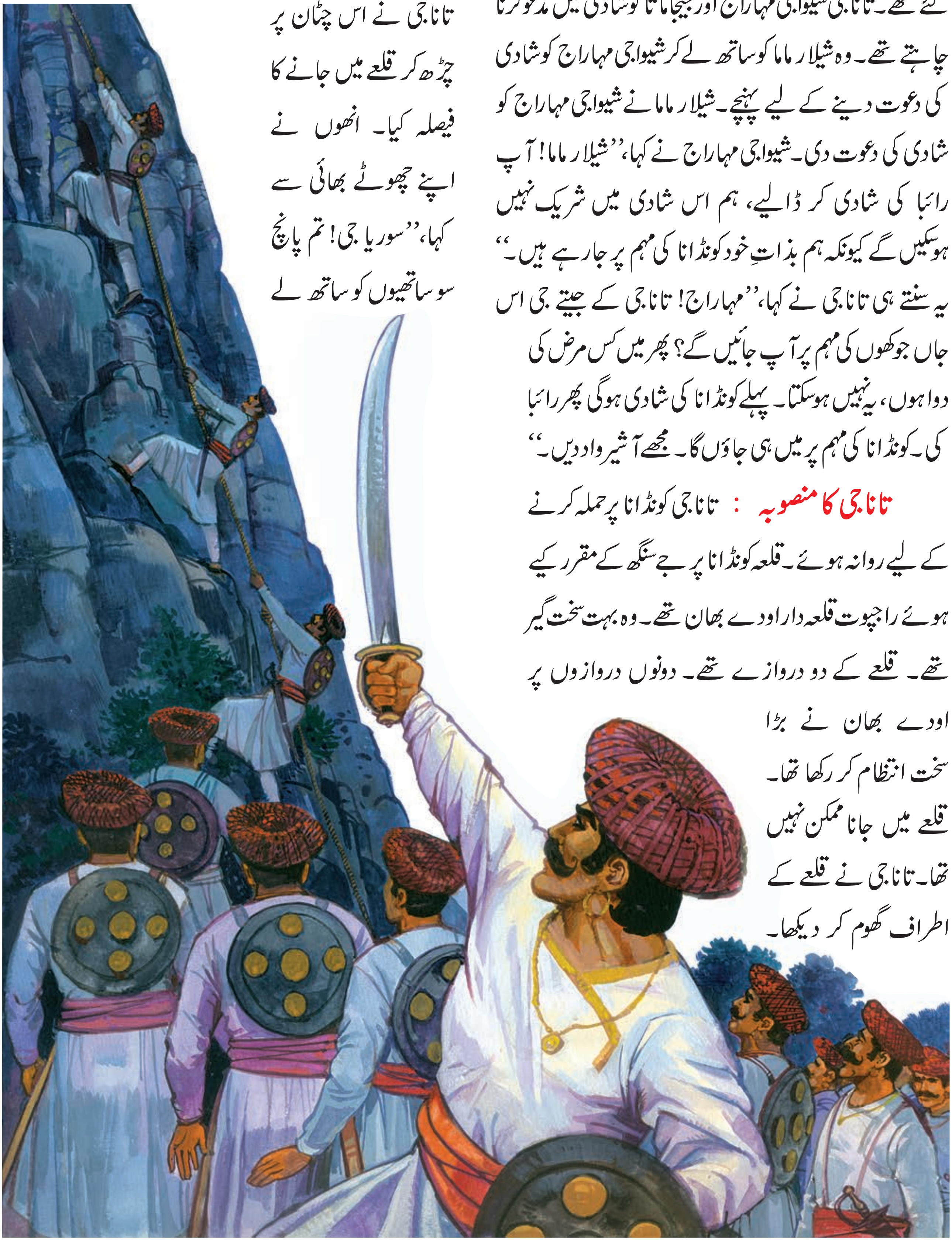

تاناجی کی کونڈانا قلعہ پر چڑھائی

کر کلیان دروازے پر قابو حاصل کرلو۔ میں تین سو ماولوں کو لے کر چٹان پر چڑھ کر قلعے کے اندر جاتا ہوں۔ قلعے میں داخل ہوتے ہی ہم کلیان دروازے کو کھول دیں گے۔ پھر تم قلعے میں ایک ساتھ گھس جانا اور دشمنوں کو ختم کر دینا۔'' سوریاجی اور تاناجی دونوں دو راستوں سے قلعے پر چڑھائی کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔

چٹان سے قلعے میں : رات کا وقت تھا۔ تاناجی اور ان کے ماولے ساتھی چٹان کے نیچے کھڑے تھے۔ جھینگر جھائیں جھائیں کر رہے تھے۔ تاناجی کے پانچ چھے نوجوان ماولے چٹان پر چڑھنے کے لیے آگے بڑھے۔ چٹان بے حد اونچی تھی، لیکن وہ کناروں کو پکڑ کر، سوراخوں اور دراڑوں میں اُنگلیاں ڈال کر بڑی ہمّت سے چٹان پر چڑھ گئے۔ اوپر چڑھتے ہی انھوں نے رسّی کا ایک سِرا درخت سے مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا۔ پھر کیا تھا؟ تاناجی اور اُن کے ماولے بندروں کی طرح بڑی پھرتی سے چٹان پر چڑھ کر قلعے میں جا گھسے۔

تاناجی کی بہادری : ادھر سوریاجی اپنے ساتھیوں کے ساتھ دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہے تھے۔ قلعہ میں لڑائی شروع ہوگئی۔ اودے بھان کو خبر ہوئی، انھوں نے نقارہ بجوایا۔ اودے بھان کے سپاہیوں نے ماولوں پر حملہ کر دیا۔ دست بہ دست لڑائی ہونے لگی۔ تلواروں سے تلواریں ٹکرائیں، تیزی سے وار ہونے لگے۔ ڈھالوں کی کھن کھن سنائی دینے لگی۔ مشعلیں تھرکتی دِکھائی دینے لگیں۔ ماولوں نے کلیان دروازہ کھول دیا۔ تاناجی کسی شیر کی طرح لڑ رہے تھے۔ اودے بھان ان پر ٹوٹ پڑے۔ دونوں میں زبردست لڑائی شروع ہوئی۔ دونوں بڑے بہادر اور جری تھے۔ مقابلہ برابری کا تھا۔ اتنے میں تاناجی کی ڈھال ٹوٹ گئی۔ انھوں نے کمر پر بندھا ہوا کپڑا ہاتھ پر لپیٹا اور کپڑے پر وار جھیلتے ہوئے لڑتے رہے۔ آخر دونوں ایک دوسرے کے وار سے بری طرح زخمی ہوکر زمین پر گر پڑے۔

قلعہ فتح ہوا مگر شیر مارا گیا : تاناجی کے زخمی ہوکر گرتے ہی ماولوں کی ہمت ٹوٹ گئی۔ وہ بھاگنے لگے۔ اتنے میں سوریاجی اور ان کے ماولے ساتھی کلیان دروازے سے اندر آ گئے۔ اپنے بھائی کو زمین پر پڑے ہوئے دیکھ کر انھیں بڑا رنج ہوا لیکن وہ وقت افسوس کرنے اور غم منانے کا نہیں تھا۔ وہ وقت لڑنے کا تھا۔ سوریاجی نے چٹان پر لٹکے ہوئے رسّے کو کاٹ ڈالا۔ بھاگتے ہوئے ماولوں کا راستہ روک کر انھوں نے کہا، ''ارے تمھارا باپ ادھر مرا پڑا ہے اور تم بھاگوبائی (بزدلوں) کی طرح کیوں بھاگے جارہے ہو۔ واپس پلٹو! میں نے چٹان کا رسّہ کاٹ دیا ہے۔ اب چٹان سے کود کر مرو یا دشمن پر ٹوٹ پڑو۔''

ماولے واپس پلٹے۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ ماولوں نے قلعہ کو فتح کرلیا لیکن اسے فتح کرتے ہوئے تاناجی جیسا ان کا ایک بہادر سردار مارا گیا۔ جیجاماتا اور شیواجی مہاراج کو یہ خبر ملی۔ انھیں بہت رنج ہوا۔ قلعے پر قبضہ ہوگیا مگر شیر کی طرح بہادر تاناجی مارا گیا۔ شیواجی مہاراج نے بے حد دکھی اور رنجیدہ ہوکر کہا، ''قلعہ فتح ہوا مگر شیر مارا گیا۔''

قلعہ کونڈانا سینھہ گڑھ کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔ یہ واقعہ سال ۱۶۷۰ء میں پیش آیا۔ کچھ عرصے بعد اُمرٹھے گاؤں جاکر شیواجی مہاراج نے رائبا کی شادی کر دی۔

مشق

۱۔ صحیح متبادل کے دائرے میں رنگ بھریے :

(الف) تاناجی کوکن کے اس گاؤں کے رہنے والے تھے۔

(۱) مہاڈ ○ (۲) چپلون ○

(۳) اُمرٹھے ○ (۴) رتنا گیری ○

(ب) جے سنگھ نے اودے بھان کو جس قلعے کا قلعہ دار مقرر کیا وہ یہ تھا۔

(۱) پرندر ○ (۲) کونڈانا ○

(۳) رائے گڑھ ○ (۴) پرتاپ گڑھ ○

(ج) تاناجی کے بھائی کا نام یہ تھا۔

(۱) رائبا ○ (۲) سوریاجی ○

(۳) مرارباجی ○ (۴) فِرنگوجی ○

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) کونڈانا کا قلعہ کس کے قبضے میں تھا؟

(ب) جیجابائی نے کونڈانا کے قلعے کے بارے میں شیواجی مہاراج سے کیا کہا؟

(ج) پہلے کونڈانا کی شادی ہوگی اور پھر رائبا کی، ایسا کس نے کہا؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) شیلار ماما نے شیواجی مہاراج کو رائبا کی شادی کی دعوت دی تو شیواجی مہاراج نے اس وقت کیا کہا؟

(ب) سینہہ گڑھ پر سوریاجی نے ماولوں سے کیا کہا؟

عملی کام :

اپنے آس پاس موجود تاریخی چیزوں کی فہرست تیار کیجیے۔

5GHE8P